یہ وہ طرزِ فکر ہے جسے انسان نے کبھی صدق دل سے قبول نہیں کیا اور جسے ختم کرنے کے لیے انسانیت کے بڑے بڑے ہادیوں، رہنماؤں اور محسنوں نے بھرپور کوشش کی ہے ۔ صدیوں کے تجربات نے اس نظریہ کو غلط ثابت کیا ہے ۔ دنیا میں جس شخص یا گروہ نے اس نظریہ کو اپنانے کا ناپاک عزم کیا اُس کا وہی حشر ہوُا جو انسانیت کے بہی خواہوں کے ہاتھوں اس نظریہ کے علمبردار خسرو پرویز کا آج سے کئی سو سال پہلے ہوُا تھا ۔

اس باطل نظریے اور غیر انسانی طرزِ فکر کے خلاف انسانیت کی بغاوت کی وجہ صاف ظاہر ہے ۔ انسان جب تک انسان ہے وہ رضا و رغبت کے ساتھ نہ تو اپنے انسانی حقوق چھوڑنے پر آمادہ ہوسکتا ہے اور نہ وہ کسی دوسرے انسان کو وہ بلند و بالا مقام دینے پر تیار ہوتا ہے جس پر فائز ہو کر وہ اپنے جیسے انسانوں میں اپنی کبریائی کا سکہ چلاتے ۔ اپنے انسانی حقوق کا غیر معمولی احترام اور انسان کی خدائی سے بغاوت ، یہ دونوں باتیں اُس کی فطرت میں شامل ہیں ۔ اس نے وقتی مجبوریوں کے تحت بگڑے ہوئے انسانوں کے اس غلط طرزِ فکر اور طرزِ عمل کو بلاشبہ کبھی کبھی گوارا کیا لیکن اس کی فطرتِ سلیم ہمیشہ اُسے اُن کے خلاف سرگرمِ عمل کرتی رہی اور جب کبھی اُسے ان سے نجات کی راہ نظر آئی تو فوراً اس پر گامزن ہونے کی کوشش کی یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے جب اپنی دعوت کا آغاز کیا تو سب سے پہلے ان جھوٹے خداؤں سے ستائی ہوئی انسانیت نے اُس پر لبیک کہا ۔ کیونکہ ان مقدس نفوس کی عافیت میں آنے سے انہیں انسان کی غلامی سے گلوخلاصی اور اپنی کھوئی ہوئی انسانیت کے ملنے کی توقع تھی